ساتھ ہی اپنا وقار اور دبدبہ و رعب بھی برقرار رکھنا چاہیے۔

لیکن یاد رکھیے! رعب جمانے یا بچوں کی اصلاح کے لیے کوئی ایسا طریقہ ہرگز اختیار نہ کیجیے جو آپ کی ازدواجی زندگی اور آپ کے بچوں کے لیے نقصان دہ ہو، مثلاً:

(۱) جس بچے کی غلطی ہو، اسی کو تنہائی میں تنبیہ کریں۔ اس ایک کی غلطی کی وجہ سے سب کو نہ ڈانٹیں، نہ ہی ذلیل کریں۔

(۲) بچے کی ہر غلطی پر اسے اس کے ہم عمروں کی مثالیں دے کر طعنہ نہ دیا کریں، ورنہ وہ آپ کو مہذِب کی بجائے معذِب سمجھے گا۔

(۳) اگر بچے کی غلطی کا سبب اس کی ماں بنی ہے تو اس کے سامنے ہرگز اپنی اہلیہ یعنی بچے کی ماں کو نہ ڈانٹیں، ورنہ بچہ ماں کو مظلوم اور آپ کو ظالم سمجھے گا۔

(۴) اگر کسی محلّہ دار نے آپ سے بچے کی کسی شرارت کی شکایت کی تو اس شخص کے سامنے یا بعد میں بلاتحقیق کبھی بھی سزا نہ دیں، بلکہ کسی بھی اقدام سے قبل اچھی طرح تحقیق کریں۔

(۵) بچوں کے سامنے ان کی ماں کی کبھی غیبت نہ کریں۔ اس طرح کرنے سے ماں کی قدر بچوں کی نظروں میں ختم ہو جائے گی۔

(۶) اگر کبھی آپ کو بیوی کا پکایا ہوا کھانا پسند نہ بھی آئے تو دسترخوان پر بیٹھ کر اس کی برائی بیان کرنے کے بجائے اس کی تعریف کریں۔ اللہ بھی خوش ہوگا بیوی بھی راضی۔ ☆

(۷) دو بیٹوں کی شادی ایک ساتھ نہ کیجیے اور نہ ہی دو بہوؤں کو گھر یا کچن میں ساتھ رکھیے۔ الگ رکھنے میں بہت خیر و عافیت ہے اور یہی فسادات سے بچنے کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔☆

☆ یہ نکتہ محل نظر ہے، کیونکہ جھوٹ بولنا تربیت کا اچھا طریقہ نہیں۔ بلکہ اس سنت پر عمل کرنا بہتر ہے:

(ما عاب رسول الله ﷺ طعاماً قط، إن شاء أكله وإن شاء تركه)[بخاري كتاب الأطعمة، مسلم كتاب البر عن أنس ﷺ] ''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خوراک پر عیب نہیں لگایا، آپ چاہتے تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔''

☆ بیک وقت دو بیٹوں کی شادی کرنے میں بھی کوئی شرعی قباحت نظر نہیں آتی، بلکہ اس میں اخراجات کی بچت ہوتی ہے۔ ہاں بہوؤں کو ہمیشہ گپیں ہانکنے کی فرصت نہیں دینا چاہیے، تاکہ انہیں شکایات اور غیبت کا زیادہ موقع نہ ملے۔ لیکن انہیں اس قدر الگ تھلگ رہنے پر مجبور بھی نہیں کرنا چاہیے کہ شدید اکتاہٹ کی شکار ہو جائیں، کیونکہ نرمی اور حسن سلوک میں جو خوبی ہے، وہ سختی و تشدد میں ہرگز نہیں۔ ہاں اگر مصنف کا مقصد شادی کے بعد بھائیوں کو الگ الگ گھر میں بسانے کی ترغیب ہو تو بات بالکل درست ہے، اگر اقتصادی حالات اجازت دیں۔ واللہ اعلم

(ابو محمد عبدالوہاب خان)

اخبار الجامعہ

محمد ایوب غلام

3/11/06 مولانا مفتی کریم بخش رحمہ اللہ کے داماد اور مدرسین جامعہ الشیخ اسلم، الشیخ سلیم اور ڈاکٹر عارف کے والد گرامی مولانا الحاج عبدالحکیم اوٹی ٹیچر (ر) 66 سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ پہلے جامع مسجد گنتھا میں جمعہ بھی پڑھاتے تھے۔ آپ جامعہ دارالعلوم کی جامع مسجد میں پابندی سے فجر کی اذان بھی دیتے رہے۔

09/11/06 جناب الٰہی بخش شیخ صاحب چیئرمین فلیٹ کمیشن اسلام آباد حفاظتی بند کے معائنے کے لئے تشریف لائے۔ فارم توحید آباد میں انہیں بریفنگ دی گئی۔

12/11/06 كلية الدراسات الاسلامية للبنات میں تقریب ختم البخاری اور جمعیت طالبات کا اختتامی جلسہ ایک ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں آخری کلاس کی 35 طالبات کی مائیں اور رشتہ دار خواتین بھی شریک ہوئیں۔ درس صحیح بخاری نمونہ سلف شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ سالک صاحب حفظہ اللہ نے دیا۔

13/11/06 مدرسہ ابی بکر الصدیق گینتھا کے نیک و پارسا مدرس مولوی ہارون 55 برس کی عمر عزیز گزار کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ مرحوم کی امتیازی صفت انتہائی سادگی تھی۔

14/11/06 كلية الحديث الشريف جامعہ دارالعلوم میں تقریب ختم البخاری اور جمعیت طلباء کا اختتامی جلسہ الشیخ حافظ عبیدالرحمٰن مدنی نائب مدیر عام کی صدارت میں بڑے شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ درس صحیح بخاری نمونہ سلف مولانا محمد ابراہیم علی خطیب صاحب حفظہ اللہ نے دیا۔

14/11/06 امام مسجد ابی بکر الصدیق سکردو مولوی طاہر مہدی دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ ﴿انا للہ وانا الیہ راجعون﴾ مرحوم ہر دل عزیز، ہنس مکھ شخصیت رکھتے تھے۔ پسماندگان میں والدہ، دو بیویاں، دو بیٹے، ایک بیٹی اور پانچ بھائی شامل ہیں۔ آپ کو آبائی گاؤں ڈاؤ چھوربٹ لے جا کر سپرد خاک کیا گیا۔

10/12/06 جامعہ دارالعلوم بلتستان کے ہر دو کلیات کے اعلانِ نتائج اور تقسیم اسناد کے موقعہ پر ایک شاندار کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت رئیس مجلس عمل الشیخ عبدالرشید صدیقی نے کی، جبکہ مہمانان خصوصی: الشیخ محمد ابراہیم علی خطیب جامع مسجد یگو، الشیخ فضل الرحمٰن شیخ الحدیث جامعہ بلتستان شگر اور الشیخ عبدالغفار صاحب رئیس جامعہ بلتستان شگر تھے۔

حافظ عمران کی تلاوت اور الشیخ سیف اللہ نذیر کی نظم کے بعد درج ذیل علماء اور مہمانوں نے تقریریں کیں:

۱۔ الشیخ عبدالرحیم روزی صاحب شیخ الحدیث جامعہ بنات: ''اسلام میں خواتین کا کردار و مقام''

۲۔ الشیخ محمد حسین آزاد: ''تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ کیسے متحرک کی جائے۔''